موت و مابعد الموت۔

بارہواں اور آخری خطبہ ''تدریس قرآن مجید دور جدید کی ضروریات اور تقاضے'' ہے۔اس خطبہ میں غازی صاحب نے بتایا ہے کہ صدر اول سے ہی تفہیم قرآن مجید اور تدریس قرآن مجید کا سلسلہ رہا ہے۔ اور ہر دور میں اس کی انتہائی شدید ضرورت بھی رہی ہے۔ چنانچہ ہر زمانہ کے ماہرین قرآن نے حالات وضروریات کے لحاظ سے اور مخاطبین کی رعایت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو انجام دیا ہے۔ پھر آخر میں دوٹوک انداز میں انھوں نے کہا کہ تدریس قرآن مجید میں مخاطب اور سامعین کی رعایت فہم قرآن کے لیے بہت ضروری ہے۔اس لیے ہر مدرس اور معلم کو اس چیز کا خیال رکھنا چاہیے۔

یہ کتاب مجموعی اعتبار سے ہر سطح کے قارئین کے لیے یکساں مفید ہے۔ اس کی زبان سلیس اور عام فہم ہے، انداز بحث علمی و تحقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلفِ کتاب کی اس قرآنی خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور آخرت میں انھیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیف اللہ اصغر)

نام کتاب : تفہیم القرآن میں اصولِ تفسیر

مؤلف : محمد رفیع الدین فاروقی

ناشر : اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۱۷۸۱، حوض سوئیوالان، نئی دہلی

صفحات : ۴۲۴

قیمت : ۴۵۰ روپے

قرآن مجید ساری انسانیت کے لیے سرچشمۂ رشد و ہدایت اور خزینۂ حکمت ہے اس کا تقاضا ہے کہ اس پر تدبر کرکے اس کے متعین کردہ خطوط کی روشنی میں زندگی کی تعمیر اور معاشرہ کی تشکیل کی جائے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کی شکرگزاری کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا میں سعادت اور آخرت میں کامیابی پانے کا یہی ایک راستہ ہے۔ اس کتابِ ہدایت سے اپنے ذوق اور علمی سطح کے مطابق افہام و تفہیم اور استفادہ کا مبارک سلسلہ

زمانہ نزول سے اب تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

اسی سلسلہ کی ایک سنہری کڑی بیسویں صدی کے ممتاز مفسر و نامور دانش ور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (۱۹۰۳-۱۹۷۹ء) کی مشہور تفسیر ''تفہیم القرآن'' ہے۔ اس تفسیر کی تالیف کا مقصد عوام الناس کے لیے فہم قرآن کی راہ ہموار کرنا اور اس کتابِ ہدایت سے لوگوں کا تعلق استوار کرنا تھا۔

انھوں نے تفہیم القرآن کے مقدمہ میں تفسیر کے اصول تفصیل سے بیان کرنے کے بجائے صرف ان چیزوں کا ذکر کیا ہے جن کے سمجھ لینے سے فہم قرآن کی راہ آسان ہو جاتی ہے اور قاری کے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کا تصفیہ ہو جاتا ہے اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ مولانا مودودیؒ نے اس عظیم تفسیر کی تالیف میں جن اصولوں کو اختیار کیا ہے اور جن مآخذ و مصادر سے استفادہ کیا ہے ان کی تفصیل سے وضاحت کی جائے۔ چنانچہ زیر نظر کتاب ''تفہیم القرآن میں اصول تفسیر'' اسی نوعیت کی ایک مفید کاوش ہے۔ مولف گرامی جناب رفیع الدین فاروقی نے مولانا مودودیؒ کے اصول تفسیر کی تحقیق و ترتیب میں بڑی دیدہ ریزی اور جانفشانی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ پاکستان کے ایک معروف اسکالر ہیں اور قرآنیات کا بہت گہرا علم رکھتے ہیں۔ اس کتاب کے مقدمہ میں انھوں نے بیسویں صدی کے حالات، مولانا مودودیؒ کی علمی و دینی خدمات، تفہیم القرآن کی تالیف کا پس منظر، اس کی خصوصیات اور اپنی کتاب کی تالیف کے مقاصد بیان کیے ہیں۔

مولف گرامی نے اس کتاب میں اپنے مباحث کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر حصے میں پانچ پانچ ابواب ہیں اور ہر باب کے تحت متعدد فصلیں ہیں۔ پہلا حصہ تفسیرِ قرآن کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہے اس میں زمانہ، نزول اور شان نزول، عربی زبان اور اس کی ترجمانی، تفسیر قرآن بالقرآن، تفسیر قرآن بالحدیث النبوی اور تفسیر قرآن بالماثور جیسے پانچ اہم ابواب شامل ہیں۔ دوسرا حصہ تفسیر قرآن کے معاون اصولوں سے متعلق ہے۔ اس میں فقہاء کے استنباطات سے استفادہ، متاخر مفسرین سے استفادہ، کتب مقدسہ سے استفادہ، تاریخ و جغرافیہ سے استفادہ اور سائنسی تحقیقات سے استفادہ جیسے ابواب شامل ہیں۔ اس کتاب کا

تیسرا حصہ ''تفہیم القرآن اور عصری تقاضے'' کے عنوان سے ہے۔ یہ حصہ سب سے طویل اور ۵ ابواب و ۱۶۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن کی معنوی تحریفات پر تنقید، مستشرقین کے اعتراضات کی تردید، جدید مادی افکار و نظریات پر تنقید اور تشریحات و تاویلات جیسے گراں قدر مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس حصے کا آخری باب متفرقات کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں متعلقات تفہیم القرآن، تاریخ علم تفسیر، معروف مفسرین اور ان کے اصول تفسیر پر مباحث تین فصلوں میں منقسم ہیں۔ پہلی فصل میں مصنف نے تفہیم القرآن کا جامع تعارف کرایا ہے۔ دوسری فصل میں علم تفسیر کے ارتقاء سے بحث کرتے ہوئے تفسیر کے مختلف ادوار و مناہج اور مختلف مکتبہ فکر کے مدارس کی نمائندہ تفسیروں کا ذکر کیا ہے اور تفسیروں میں اختلاف کی نوعیت کی بھی نشان دہی کی ہے۔ تیسری فصل میں ابن تیمیہؒ، ابن کثیرؒ، جلال الدین سیوطیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، علامہ محمد رشید رضاؒ، مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی تفسیری خدمات اور ان کے اصول تفسیر کو بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں خلاصۂ مباحث کے تحت مرتب نے تفہیم القرآن میں اختیار کیے گئے اصول تفسیر کو اس طرح مختصراً بیان کیا ہے کہ دور جدید کے مفسرین میں مولانا مودودیؒ کی انفرادی حیثیت نمایاں ہوگئی ہے۔ مولانا مودودیؒ نے تفہیم القرآن کی ترتیب و تالیف میں روایات کی اخذ و تردید، مفسرین و فقہاء کے بیانات اور کتب مقدسہ، جغرافیہ اور سائنسی تحقیقات سے استفادہ کے لیے جن اصولوں کو اپنایا ہے صاحب کتاب نے ان کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ بلاشبہ زیر تعارف کتاب کو اصول تفسیر پر اردو لٹریچر میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس کتاب سے قرآن فہمی کی راہ ہموار ہوگی اور اصول تفسیر پر مطالعہ کے لیے بھی یہ مفید ثابت ہوگی۔ اللہ کرے قرآن مجید سے ہمارا تعلق استوار ہو جائے اور ہمیں قرآن مجید سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق نصیب ہو۔ (حسیب اللہ اصلاحی)